38205-روزہ دار کا کم مقدار میں عمدا قیئ کرنے کا حکم

سوال

کیا تھوڑي مقدار میں عمدا کی گئی قیئ روزے کو فاسد کردیتی ہے ؟ جوکہ قیئ اور تھوک کے مابین سی تھی، گزارش ہے کہ حکم کی وضاحت کی جائے ؟

پسندیدہ جواب

کھانے وغیرہ کا پیٹ سے باہر نکلنے کو قیئ کہا جاتا ہے، لسان العرب میں ہے "التقیؤ پیٹ میں پائی جانے والی اشیاء کوجان بوجھ کرباہر نکالنے کا نام ہے" دیکھیں لسان العرب (135/1)

روزہ فاسد کردینے کے متعلق اس کا حکم یہ ہے کہ اگر توکسی شخص نے قیئ جان بوجھ کرکی تواس کا روزہ فاسد ہوجائے گا، اوراس پراس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا لازم ہے، لیکن اگرقیئ اس پر غالب آجائے اوراس کے اختیار کے بغیرکی ہی قیئ ہو تواس کا روزہ صحیح ہے اوراس پر کچھ نہیں، اس کی تفصیل سوال نمبر (38023) کے جواب میں بیان ہوچکی ہے .

اوراگرکسی بیماري کی بنا پراسے قیئ کرنا پڑے اورقیئ اس کے علاج میں مدومعاون ثابت ہوتی ہو توجان بوجھ کرقیئ کرنا جائز ہے اوراس کے بدلے میں اسے رمضان کے بعدایک دن کی قضاء کرنا ہوگی کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اورجوکوئی بھی تم میں سے مریض ہویا مسافر تووہ دوسرے ایام میں اس کی گنتی پوری کرے }. البقرۃ (185)

صحیح تویہی ہے کہ قیئ کی مقدار کم ہویا زیادہ اس میں کوئی فرق نہیں، لھذا اگرکسی نے جان بوجھ کرعمدا قیئ کی اور تھوڑي سی چيز کا اخراج بھی ہوگیا تواس کا روزہ ختم ہوجائے گا، "الفروع" میں ہے کہ :

"اوراگراس نے جان بوجھ خودقیئ کی توکوئی بھی چيزقیئ میں نکل آئی اس کا روزہ ختم ہوجائے گا کیونکہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے : (جس کوقیئ خود بخود آئے اس پر کچھ نہیں اور جس نے عمدا جان بوجھ کرقیئ کی وہ قضاء کرے) دیکھی : الفروع (49/3)

یہ حدیث ابوداود (2380) اورترمذي (720) نے روایت کی اورکہا ہے کہ اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے .

لیکن تھوک اورقیئ میں فرق ہے، لھذا تھوک اور بلغم وغیرہ پیٹ سے نہیں آتیں اس لیے ان کے اخراج یا تھوکنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن قیئ تو پیٹ میں جوکچھ ہوتا ہے اسے نکالنے کو کہتے ہیں جس کا بیان پہلے گزرچکا ہے .

واللہ اعلم .